www.KitaboSunnat.com

جائیں، اس کی مثال یہ قول ہے کہ لَا تَقْتُلُ الْاَسَدَ اور آپ کی مراد اس سے درندہ اور بہادر آدمی ہو، کیونکہ کسی لفظ کا معنی حقیقی وہ ہے جو اس سے فوری طور پر سمجھا جائے۔

اور جب مجازی معنی مراد لینے کا قرینہ ہو تو یہ متعین ہوگا کہ اس لفظ سے مجازی معنی ہی مراد ہے اور حقیقی معنی مراد لینا ختم ہو جائے گا۔ جبکہ بعض علماء کا اس کے جائز ہونے کا مذہب ہے لیکن پہلا مذہب درست ہے۔

ہاں لفظ کو اس مجازی معنی میں استعمال کرنا جائز ہے جس کے تحت حقیقی معنی داخل ہو، جسے عموم مجاز کہتے ہیں، اس کی مثال یہ ہے کہ لفظ "ام" کا اطلاق اصل پر ہو سکتا ہے۔ ام کا لفظ ماں اور دادی، نانی کو شامل ہے۔ اس کی مثال یہ قول بھی ہے کہ جب کوئی شخص قسم کھالے کہ وہ فلاں کے گھر میں قدم نہ رکھے گا تو قدم رکھنے سے داخل ہونا مراد لیا جائے گا کیونکہ وہ سبب ہے، تو سبب کا نام لے کر مسبب مراد لیا ہے۔ یہ ایسا مجازی معنی ہے جو جوتے سمیت اور ننگے پاؤں داخل ہونے کو شامل ہوگا، وہ عموم مجاز سے قسم توڑنے والا ہوگا نہ کہ حقیقت اور مجاز کو جمع کرنے سے۔

تیسرا، صریح اور کنایہ: ❶

۳۰۸. صریح: صریح وہ لفظ ہے، جس سے اس کے معنی میں کثرت استعمال کی وجہ سے اس کی مراد مکمل ظاہر ہوتی ہے، خواہ وہ حقیقت ہو یا مجاز ہو۔ پہلے کی مثال یہ ہے اَنْتِ طَالِقٌ یہ لفظ بطور شرعی حقیقت کے نکاح کے خاتمے کے لیے استعمال ہوتا ہے، لہٰذا یہ اس معنی میں صریح ہے۔

دوسرے کی مثال اللہ کریم کا یہ فرمان ہے: وَاسْئَلِ الْقَرْيَةَ یہ گو کہ مجاز ہے مگر صریح ہے، اس لیے کہ اس سے مراد ہے بستی والوں سے پوچھئے، اسی طرح قائل کا یہ قول بھی صریح کی مثال ہے، وَاللّٰهِ لَا اٰكُلُ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ، یہ حقیقت مهجورہ کی وجہ سے مجاز کے طور پر مشہور ہے، کیونکہ اصل درخت کو کھانا عادۃً مشکل ہے اس کی قسم مجاز کی طرف پھر جائے گی یعنی درخت کا پھل کھانا مراد ہے۔

۳۰۹۔ صریح کا حکم:

اس کا حکم یہ ہے کہ بلا نیت اس کا موجب ثابت ہوگا، یعنی نفس کلام ہی سے حکم کا تعلق ہوگا، نیت متکلم پر توقف نہ ہوگا۔ خواہ متکلم اس کے معنی کی نیت کرے یا نہ کرے۔ کیونکہ اس کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معنی ظاہر اور واضح ہے، جس طرح کہ لفظ طلاق ہے، اسے شارع نے جدائی کے وقوع کا سبب قرار دیا ہے۔ لہٰذا یہ حکم محض لفظ طلاق بولنے سے ہی ثابت ہو جائے گا، کیونکہ صحت طلاق کی شرائط پوری ہیں اس کو اس بات میں سچا نہ سمجھا جائے گا کہ اس نے قید سے خلاصی مراد لی ہے کیونکہ یہ لفظ طلاق میں واضح ہے، لہٰذا قاضی اس کے ظاہر سے یہ حکم لگا دے گا۔۔ جیسا کہ لفظ بیع ہے، جبکہ اس کے ساتھ قبولیت ملی ہو۔ اسے شارع نے بیع کی بائع سے مشتری کی طرف ملکیت کے انتقال کا سبب قرار دیا ہے۔

لہٰذا یہ حکم صرف اس سے ثابت ہو جائے جبکہ بیع اور اس کی صحت کی شرائط پوری ہونے پر اس کا ذکر کر دے گا، خواہ دونوں عقد کرنے والے اس مفہوم کی نیت کریں یا نہ کریں۔

۳۱۰۔ کنایہ:

لغت میں یہ ہے کہ بولی کوئی چیز جائے اور اس سے مراد کچھ اور لیا جائے۔

اصطلاح میں، استعمال کے اعتبار سے جس لفظ کا معنی مراد مخفی ہو، اس کو صرف قرینہ سے ہی سمجھا جا سکتا ہے، خواہ وہ لفظ حقیقت ہو یا مجاز غیر متعارف ہو۔ ❷ جس طرح کہ ایک آدمی اپنی بیوی سے کہے حَبْلُكِ عَلٰى غَارِبِكِ، یا اَلْحِقِي بِاَهْلِكِ یا اِعْتَدِّيْ، یہ تمام عبارات طلاق سے کنایہ ہیں۔ اور کنایہ کا حکم یہ ہے کہ دلالت حال یا نیت سے ہی اس کا حکم ثابت ہوگا ورنہ نہیں، جس طرح کہ ایک آدمی اپنی بیوی سے کہے اعتدی اور اس سے اس کی مراد طلاق ہو، یا پھر اس نے یہ لفظ عورت کے مطالبہ طلاق کے بعد استعمال کیا ہو۔

نیز کنایہ کے احکام میں سے یہ بھی ہے کہ اس سے وہ چیز ثابت نہ ہوگی جو شبہات سے ساقط ہو جاتی ہے، جیسے حد قذف اگر کوئی شخص دوسرے سے کہے کہ میں، زانی نہیں ہوں، تو یہ قذف شمار نہ ہوگا کہ جس سے حد قذف واجب ہو کیونکہ یہ کنایہ ہے اس سے مراد کا مخفی ہونا ایسا شبہہ ہے جس کی وجہ سے قائل سے حد قذف ساقط ہو جائے گی۔

---

❶ المحلاوی: ص۹۸۔۱۰۰، اصول السرخسی: ۱/ ۱۸۷ ومابعدھا۔

❷ اصولی کہتے ہیں: حقیقت مھجورۃ کنایہ، مستعملہ صریحہ، مجاز متعارف صریح اور غیر متعارف کنایہ ہے۔ المحلاوی: ۹۹۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ